

ادعیہ ماثورہ واذکار مسنونہ

صبح اٹھنے کی دعا

○ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ))

”کل شکر اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے زندگی بخشی اس کے بعد کہ مجھ پر موت طاری ہوگئی تھی اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

رات کو یاد دل کو سوتے وقت کی دعا

○ ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا))

”اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ سو رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جاگتا ہوں۔“

طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دعا

○ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ))

”اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں جنوں اور جنیوں کے شر سے۔“

فراغت کے بعد کی دعا

○ ((غُفْرَانَكَ))

”تیری بخشش مانگتا ہوں۔“

○ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأُذَى وَعَافَانِي))

”سارا شکر اس اللہ کے لئے ہے جس نے تکلیف دہ مادہ کو مجھ سے دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔“

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

○ ((بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - اللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ

مجموعہ

احادیث نبویہ علی صیۃ الصالحین

حصہ اول

فضیلت جہاد و قرآن مجید

اور ارکان اسلام

ترتیب و تدوین

رحمت اللہ بٹر

مرکزی ناظم دعوت تنظیم اسلامی

شائع کردہ:

تنظیم اسلامی

مرکزی دفتر: 67/اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔

فون: 36271241-36316638-36366638 فیکس: 36271241

www.tanzeem.org

أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

”اللہ کے نام سے اور رحمت و سلامتی ہو نبی اکرم ﷺ پر۔ اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔“

مسجد سے باہر آنے کی دعا

○ ((بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

”اللہ کے نام سے اور رحمت و سلامتی ہو نبی اکرم ﷺ پر۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔“

گھر سے نکلنے کی دعا

○ ((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

”اللہ کے نام سے، اسی پر توکل کرتے ہوئے کوئی اور طاقت اور قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔“

گھر میں داخل ہونے کی دعا

○ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا))

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا۔ ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر داخل ہوتے ہیں اور ہم اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔“

کھانا شروع کرنے کی دعا

○ ((بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى بَرَکَةِ اللَّهِ))

”اللہ کے نام سے اور اس سے برکت کی امید پر“

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

○ ((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ))

”سارا شکر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے کھلایا اور پلایا بغیر میری قوت کے اور مجھے کر دیا اپنے فرمانبرداروں میں سے۔“

صبح و شام کی عافیت کی دعا

○ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

”میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل تاثیر کلمات کی تمام مخلوق کی شرارتوں سے۔“

سواری پر سوار ہونے کی دعا

○ ((سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ))

”پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے زیر کر دیا ہے اور ہم اس کو قابو کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم بھی اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

سید الاستغفار

○ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وُعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ))

”اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں اپنی طاقت کے مطابق۔ تیری پناہ

چاہتا ہوں برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کئے۔ مجھے اقرار ہے تیری نعمتوں کا جو مجھ پر تو نے کیں اور مجھے اقرار ہے اپنے گناہوں کا۔ پس مجھے بخش دے، کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔“

رکوع میں زائد دعا

○ ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ))

”بے عیب، پاک ہے فرشتوں اور جبرائیل کا رب۔“

قومہ (رکوع) کے بعد کی اضافی دعا

○ ((حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))

”بہت زیادہ شکر جو پاکیزہ ہے اور اس میں برکت ہے۔“

سجدوں میں اضافی دعا

○ ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي))

”پاک ہے تو اے اللہ اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ تو مجھے بخش دے۔“

دوسجدوں کے درمیان کی دعا

○ ((رَبِّ اغْفِرْ لِي))

”اے اللہ تو مجھے بخش دے، یا

○ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَاجْبُرْنِي

وَارْفَعْنِي))

”اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، صحت دے، رزق عطا فرما۔ میرا

نقصان پورا کر دے اور مجھے بلندی درجات عطا فرما۔“

تشہد میں درود شریف کے بعد کی دعائیں

○ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ اللَّهُمَّ

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

عَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ))

”اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے، عذاب آگ سے۔ اے اللہ! میں تیری

پناہ میں آتا ہوں حزن اور غم سے، بزدلی اور بخل سے۔ تیری پناہ میں آتا ہوں قرض اور لوگوں

کے غلبے سے زندگی اور موت کے فتنہ اور مسیح الدجال کی آزمائش سے۔“

مختصر درود شریف

○ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ))

”اے اللہ! تو رحمت فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اور برکت اور سلامتی۔“

اذکار مسنونہ

○ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللَّهِ))

”اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ سارا شکر اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ ہی سب

سے بڑا ہے۔ کسی میں کوئی طاقت اور قوت نہیں، مگر اللہ کے ساتھ۔“

○ ((أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ))

”میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ الٰہی القیوم ہے اور میں اس کی

طرف رجوع کرتا ہوں۔“

○ ((عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جَبْرِئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَحِبُّ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مَفَارِقُهُ وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ تُجْزَى بِهِ وَاعْلَمْ أَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاءُ عَنِ النَّاسِ))

[الطبرانی و ابو نعیم و الحاکم]

”حضرت علیؑ ابن ابی طالب نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس جبریلؑ آئے اور انہوں نے کہا: اے محمدؐ! جی لو جتنا چاہو لیکن آپ کو مرنا ہی ہے اور جسے چاہو محبوب بنا لو آخر اسے چھوڑنا ہی ہوگا اور جیسے چاہو عمل کر لو مگر ان کا بدلہ ہو کر رہے گا اور جان لیجئے کہ مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت دوسروں سے سوال نہ کرنے میں ہے۔“

تہجد کی دعا

امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو (یہ دعا) کرتے ہیں۔

○ ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ انْبَتُّ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

”اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں تو آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا بادشاہ ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو برحق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات برحق ہے اور تیرا فرمان سچا ہے اور جنت اور جہنم برحق ہیں اور انبیاء برحق ہیں اور محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت برحق ہے اے اللہ میں نے تیرے آگے گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور تیری ہی طاقت اور بل بوتہ پر جھگڑا کرتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں لہذا تو مجھے بخش دے جو پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور ان (گناہوں) کو بھی بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔“

☆ — ☆ — ☆

ایمان و جہاد

1- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ تَبِعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ ((حُرٌّ وَ عَبْدٌ)) قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ ((طِيبُ الْكَلَامِ وَاطْعَامُ الطَّعَامِ)) قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ ((الْكَبِيرُ وَ السَّمَاخَةُ)) قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ)) قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ ((خُلِقَ حَسَنٌ)) قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ ((طُولُ الْقُنُوتِ)) قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ ((أَنْ تَهْجَرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّ وَ جَلَّ)) قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَنْ عَقَرَ جَوَادَهُ وَ أَهْرَيْقَ دَمَهُ)) قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَةِ أَفْضَلُ قَالَ ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ)) [مسند احمد]

”حضرت عمرو بن عبسہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا: اے اللہ کے رسول! اس دین اسلام کے معاملے میں آپ کے ساتھ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”آزاد اور غلام“ میں نے سوال کیا، اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اچھا کلام کرنا اور کھانا کھانا“ میں نے سوال کیا، ایمان کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: ”صبر کرنا اور سخاوت کرنا“ میں نے عرض کیا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کا اسلام افضل ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامتی میں ہوں۔“ میں نے عرض کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کا ایمان افضل ہے جس کا اخلاق بہترین ہو جائے۔“ میں نے عرض کیا: نماز کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لے قیام والی۔“ میں نے پوچھا: ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم ان باتوں/ اعمال سے علیحدہ ہو جاؤ جو تمہارے رب کو ناپسند ہوں۔“ میں نے عرض کیا: جہاد کون سا بہترین ہے؟ آپ نے فرمایا:

”جس کا گھوڑا بھی کام آ جائے اور اس کا خون بھی بہا دیا جائے“۔ میں نے افضل وقت کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ”رات کے آخری پہر کا پیٹ۔“

2- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَحْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ))

”حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مجھ سے پہلے جو بھی نبی اپنی امت میں بھیجتے تھے اس کی امت سے کچھ لوگ اس کے حواری ہوتے تھے اور کچھ صحابی جو اس کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑتے تھے اور اس کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرتے تھے لیکن پھر ان امتوں میں ایسے ناخلف پیدا ہوتے تھے جو وہ کہتے تھے کرتے نہیں تھے (یعنی دعویٰ امتی ہونے کا کرتے تھے لیکن عمل امتیوں جیسے نہ تھے) اور کرتے وہ تھے جس کا حکم نہ دیا گیا تھا (یعنی جن امور سے منع کیا گیا تھا ان پر عمل پیرا ہو جاتے تھے) آپؐ نے فرمایا میرا جو امتی ایسے لوگوں سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا۔ میرا جو امتی ایسے لوگوں سے زبان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو ان سے دل سے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور اگر کسی کے دل میں بھی نافرمانی کے خلاف کڑھن اور نفرت نہیں ہے تو پھر اس کے دل میں بھی رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔“

فائدہ: دیکھا جائے تو آج امت مسلمہ کا وہی حال ہو گیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اللہ اور رسول پر ایمان کے دعوے دار شکل و صورت سے بھی نہیں پہچانے جاتے کہ یہ ان کے ماننے والے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی نعت پڑھنے اور مدح کرنے والے بھی اپنی شکل سے گواہی دے رہے ہوتے ہیں کہ وہ ”يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ“ کے مصداق

ہیں۔ باقی اگر امت مسلمہ کو اجتماعی طور پر دیکھا جائے تو کیا شک ہے کہ ان کا راستہ ”يُفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ“ کا صد فیصد مصداق ہے۔ غور فرمائیے! نبی رحمت ﷺ سودی نظام کے بارے میں کیا فرما کر گئے ہیں اور آج امت کیا کر رہی ہے؟ وہ تو دنیا سے فحاشی اور بے حیائی کو مٹانے آئے تھے اور آج کل کے امتی اس کو فروغ دینے پر کمر بستہ ہیں۔ وہ فرما کر گئے تھے کہ ساز و مضراب مسلمان کے دل میں نفاق کو ایسے پروان چڑھاتے ہیں جیسے پانی فصل کو۔ اور آج محبت کے دعوے داروں کی کوئی گھڑی اس شیطانی عمل کے بغیر گزرنی مشکل ہے یہاں تک کہ سفر بھی بغیر ساز و آواز کے گوارا نہیں۔ ان حالات میں اگر کوئی مسجد میں بیٹھ کر نماز و صلوٰۃ سے ہی اپنے امتی ہونے کا ثبوت دے رہا ہے تو اسے اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان کا لازمی ظہور جہاد بالقلب سے شروع ہو کر جہاد بالید تک ہے اور اگر یہ نہیں تو ایمان کی نفی ہے خواہ شکل و صورت میں کسی ہی مشابہت بھی اختیار کر لے۔ اسی لئے آپؐ نے اسلام کی فضیلت کے لئے اسے شرط قرار دیا ہے کہ اگر واقعی مومن بن جائے اور اس کے دل میں ایمان کا نور پیدا ہو جائے تو اس کا ظہور بہترین کردار کی صورت میں ہوگا، اور وہ تمام معاملات میں احسن طریق پر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا ہوگا۔ اس کا کردار عبدیت، امانت، صداقت، صبر و شکر، صلہ رحمی، رأفت و رحمت اور حیاء و عہد کی پاسداری کا بہترین نمونہ ہوگا اور یہی حاصل ایمان ہے۔ یہی حالت جس کی وجہ سے آج کل بے دین، مسلمانوں پر حاوی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد نہیں فرماتا۔ کیوں کہ انہوں نے وہ فرض چھوڑ دیا ہے جو بحیثیت امتی ان پر عائد ہوتا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

○ ((عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ))

[سنن الترمذی]

”حضرت حذیفہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم

ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (اے مسلمانو!) تم لازماً حکم کرو گے معروف کا اور لازماً روکو گے منکر سے (اگر تم نے ایسا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ تم پر لازماً عذاب نازل کرے گا اپنی طرف سے اور پھر تم اس کو پکارو گے لیکن وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں کرے گا۔“

فائدہ: یہی فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خیر امت قرار دیا ہے اور اسی کو ذریعہ بنایا ہے۔ معاشرے میں اس دین کے جاری و ساری رہنے کا۔ اسی لئے نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ عمل اگر امت نے جاری نہ رکھا تو یہ امت اللہ کی نگاہ میں اپنا مقام کھودے گی اور شدید سزا کی مستحق ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ جس امت کو دین کی ذمہ داری سونپتا ہے اس کی بنیاد پر ان کی دنیا میں مدد بھی فرماتا ہے۔ جب تک امت اس فریضے کو ادا کرتی رہی اور اللہ کے احکامات کو نافذ اور منکرات سے روکتی رہی اللہ کی رحمت اور نصرت بھی اس امت کو حاصل رہی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب و سر بلند رکھا۔ اب کوئی تین سو سال سے دین مغلوب ہو گیا اور مسلمان ممالک میں منکرات کی ترویج شروع ہو گئی اور اللہ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی تائید ختم کر دی۔ اب پوری دنیا میں جو ذلت و رسوائی ہو رہی ہے اس سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت بھی نظر نہیں آتی۔ حالانکہ خانہ کعبہ میں رمضان المبارک کے دوران کتنی لمبی لمبی قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہیں۔ وہ دعائیں اسی لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت حاصل نہیں کرتیں کہ ہم نے اللہ کے دشمنوں سے دوستی رکھی ہوئی ہے اور برائیوں کو مٹانے کے بجائے ثقافت کے نام پر بے حیائی پھیلا رہے ہیں، سود کو حلال ٹھہرا رکھا ہے اور طاغوت کی حکمرانی قائم کر رکھی ہے اور اپنا فریضہ چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ اس وقت ہم اللہ کے عذاب کی زد میں ہیں۔ جب تک ہم اپنی موجودہ روش کو تبدیل نہیں کریں گے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کریں گے، اس وقت تک اللہ کی رحمت و نصرت کے حقدار نہیں بن سکیں گے بلکہ عذاب الہی کے سائے ہمارے سروں پر مسلط رہیں گے۔

3- عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَ الْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَةً قَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمْرُؤُنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذُّوا بِهِ فَأَخَذَ فَاسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَاتَوَهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ انْجَوَهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكَوهُ أَهْلَكُوهُ وَاهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ)) [صحيح بخاری]

”نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود میں کوتاہی کرنے والا اور جو اللہ کی حدود میں ملوث ہونے والا ہے اس قوم کی مثال ہے جنہوں نے ایک کشتی سواری کے لئے لی۔ کچھ لوگ اس کی پہلی منزل پر ٹھہرے اور کچھ اوپر کی منزل پر چلے گئے۔ جو نیچے والی منزل پر ہیں وہ پانی لانے کے لئے اوپر والی منزل والوں کے درمیان سے گزرتے ہیں تو انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ تو پچلی منزل والوں میں سے ایک شخص کلہاڑی پکڑتا ہے اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگتا ہے۔ اوپر کی منزل والے لوگ آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو ایسا کیوں کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ تم تکلیف محسوس کرتے ہو ہماری وجہ سے اور ہمارے لئے پانی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ تو اگر وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو اسے بھی بچالیں گے اور اپنی جانیں بھی اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں تو اسے بھی ہلاکت میں ڈالیں گے اور اپنی جانیں بھی ہلاکت میں ڈالیں گے۔“

فائدہ: انسانوں کی معاشرتی زندگی کے بارے میں کتنی جامع مثال ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ معاشرہ ایک اکائی کی حیثیت سے سنورتا اور بگڑتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ طرز عمل اختیار کر لے کہ کوئی غلط حرکت کرے تو مجھے کیا، میں تو نہیں کر رہا۔ اگر وہ اس برائی کو روکنے کی کوشش نہ کرے اور دوسروں کا معاملہ سمجھ کر لا تعلق ہو جائے تو جان لے کہ کل کو وہ برائی لازماً اس کے ہاں بھی آ جائے گی۔ اس کی اولاد نے بھی اسی معاشرہ میں جینا ہے اس لئے وہ اس برائی کے اثرات سے نہیں بچ پائے گی۔ آج بھی بعض لوگ بے حیائی سے

بچنے کے لئے اگر تدبیر کرتے ہیں تو اپنے گھر سے ٹی وی نکال کر برسر عام توڑ دیتے ہیں لیکن بے حیائی کو ختم کرنے کے لئے اجتماعی جدوجہد نہیں کرتے کہ ٹی وی اسٹیشن سے اسے ختم کیا جائے تو ایسے لوگ برائی سے بچ کر نہیں رہ سکتے۔ ان کی اولاد بھی اس معاشرہ سے متاثر ہوتی ہے اور چوری چھپے وہ سب کام کرتی ہے جو وہ اپنے گھر میں نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اس امت کے ذمے لگایا تھا تاکہ پورا معاشرہ بچا رہے لیکن ہم نے جب سے وہ فرض چھوڑا ہے آہستہ آہستہ برائی کی پلیٹ میں آ رہے ہیں لیکن اس کے باوجود مدرسوں اور مسجدوں سے نکل کر بے حیائی کے خلاف تحریک برپا کرنے کی خاطر آگے نہیں بڑھ رہے۔

4- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشُعْبٍ فِيهِ عَيْنٌ مَاءٍ عَذْبٍ فَأَعَجَبَهُ طِيبُهُ فَقَالَ لَوْ أَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ فَأَعْتَزَلْتُ النَّاسَ وَلَا أَفْعَلُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاةٍ سِتِّينَ عَامًا خَالِيًا إِلَّا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ أَغْرَوُا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُؤَادًا نَاقَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) [مسند احمد]

”ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (صحابی رسول ﷺ) ایک وادی سے گزرے۔ اس میں ایک میٹھے پانی کا چشمہ بھی تھا۔ ان کو اس وادی کی خوشبو بڑی بھائی (بہت بھلی معلوم ہوئی)۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ کاش میں اس وادی میں بس جاؤں اور لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا جب تک آنحضور ﷺ سے اجازت نہ حاصل کر لوں پھر اس نے آپؐ کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں (کچھ دیر کے لئے) کھڑے ہونا بہتر ہے ساٹھ سال کی خلوت میں نماز ادا کرنے سے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور

جنت میں داخل کر دے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جو کوئی اللہ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کرتا ہے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دھویا جاسکتا ہے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

فائدہ: اللہ کی راہ میں یہ قیام باطل کو مٹانے اور اللہ کے دین کو نافذ کرنے کی جدوجہد کے لئے ہے جس کی ابتداء انسان کے ایمان لانے کے وقت ہی سے شروع ہو جاتی ہے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت ابوذرؓ کے سوال پر کہ اَيُّ جِهَادٍ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تُجَاهِدَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ (رواہ الترمذی وابن ماجہ) ”کون سا جہاد افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے نفس اور خواہش کے خلاف کھڑا ہو جائے، کشمکش کرے اسے اللہ عزوجل کے آگے جھکانے کے لئے (اور اس کی انتہا ہے اللہ کی راہ میں قتال کے لئے ڈٹ جانا)۔

اس دور میں چونکہ اللہ کے دین کو غالب کرنے اور اللہ کی کبریائی کو نافذ کرنے کی جدوجہد جاری تھی اور اللہ کی راہ میں جہاد فرض تھا اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھی کو اس فرض کی اہمیت بتانے کے لئے موازنہ فرمایا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جب دین مغلوب ہو اور باطل کا نظام رائج ہو اس دور میں ہر بندہ مومن پر یہ فرض ہے کہ اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے اپنی صلاحیت، اوقات اور مال کو اللہ کی راہ میں لگائے، ایسے زمانے میں غلبہ دین کی جدوجہد سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی تسبیح و تحمید کرنے کی کوئی اہمیت نہیں رہتی اور بے ریاء عبادت بھی اللہ کی نگاہ میں بے وقعت ہو جاتی ہے۔ آج بھی ہمارے بعض مذہبی طبقات نماز، روزہ اور مدرسوں کے لئے چندہ کے سوا کوئی دعوت نہیں دے رہے اور باطل نظام کو ختم کرنے کے لئے جان و مال لگانے کے لئے میدان میں نہیں نکل رہے، اور سمجھ رہے ہیں کہ دین اسلام کے سارے تقاضے پورے کر رہے ہیں، اور بزع خود تقویٰ کے اعلیٰ مقامات پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ تمام نظام زندگی پر باطل کا غلبہ ہے اور تمام معاملات کے فیصلے اللہ کے احکامات کے خلاف ہو رہے ہیں۔ ہاں اگر اللہ کا دین غالب ہو اور جہاد کے لئے مطلوبہ تعداد میں مجاہد موجود ہوں تو باقی لوگ درس و تدریس، دعوت دین اور ذاتی عبادات کے لئے خود کو خاص کر سکتے ہیں جیسے خلافت بنو امیہ کے دور میں تابعین اور تبع

تابعین نے کیا۔ لیکن جب جہاد جاری ہو اور غلبہ دین یا قیام نظام خلافت کا کام باقی ہو تو پھر ان معاملات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جیسا کہ اس فرمان نبویؐ سے ظاہر ہے اور کسی نے خوب کہا ہے:۔

باطل کے اقتدار میں تقویٰ کی آرزو

کتنا حسین فریب ہے جو کھا رہے ہیں ہم

5- ((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مَحِقًّا وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ)) [سنن ابی داؤد]

”حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کے عمومی درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس شخص کو جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ وہ حق پر ہو اور جنت کے وسط درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اس کے لئے جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ وہ ہنسی مذاق میں ہو۔“ (جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ((وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيَلُ لَّهُ وَيَلٌ لَّهُ)) [احمد، ترمذی، ابو داؤد] ”ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو بات کرنے میں جھوٹ بولے تاکہ لوگوں کو ہنسائے۔ اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔“ اور جنت کے اعلیٰ درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لئے جس کا اخلاق بہترین ہو جائے۔“

فائدہ: اخلاق حسنہ ہی اصل حاصل ایمان ہے۔ کاش ایمان والوں میں یہ خوبی پیدا ہو جائے اور وہ سچے امانت دار اور پابند عہد اور باحیا، صبر و شکر کرنے والے اور متوکل علی اللہ ہو جائیں۔

6- ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ

اللَّهُ قَالَ لَا إِشْرَآكَ بِاللَّهِ وَعُقُوبُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ))

[صحیح البخاری]

”حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے گناہوں میں سے بھی تین سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ آگاہ کروں۔ میں نے عرض کی ضرور اللہ کے رسول ﷺ اس پر آپؐ نے فرمایا: پہلا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے اور دوسرے والدین کی نافرمانی، اور آپؐ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے لیکن پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: میری بات غور سے سنو جھوٹی گواہی سے بچ کر رہو اور اس کو آپؐ نے اتنی بار دہرایا کہ میں نے دل میں کہا کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔“ (یہ ہے جھوٹ اور جھوٹی گواہی جو سب اخلاقی برائیوں کی جڑ ہے جس کے بارے میں آپؐ ﷺ نے متنبہ کیا اور ایک دوسرے فرمان میں جو آپؐ سے روایت کیا گیا ہے) (اگرچہ مولانا ناصر الدین البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے): ((عَدِلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالْإِشْرَآكِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ)) [ابو داؤد] ”جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کے برابر ہے۔ آپؐ نے یہ تین مرتبہ فرمایا اور پھر آیت پڑھی: بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی گواہی سے اور جھوٹی بات سے۔“

فائدہ: جھوٹی گواہی میں بھی انسان ظلم کرتا ہے کہ کسی کا ناجائز حق دلاتا ہے اور کسی کا جائز حق مرواتا ہے اس لئے اسے شرک قرار دیا گیا کیونکہ شرک بھی ظلم ہے۔

7- ((عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لَا أَدْعُ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ وَالْإِيمِ إِلَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْبَرَنِي قَالَ جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْبِرِّ وَالْإِيمِ قُلْتُ نَعَمْ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِهَا فِي صَدْرِي وَيَقُولُ يَا وَابِصَةُ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ أَلَيْسَ مَا أَطْمَأَنَّنَ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَأَطْمَأَنَّنَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْإِيمُ مَا حَاكَ فِي الْقَلْبِ

وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ)) [مسند احمد]

”حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں نیکی اور گناہ کے بارے میں سب کچھ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لوں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ فرمائیں، آپؐ ﷺ نے فرمایا تو نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں۔ آپؐ نے اپنی تین انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینے پر مارنا شروع کیا اور فرمایا: اپنے نفس سے پوچھ لیا کرو۔ نیکی وہ ہے جس پر نفس میں اطمینان پیدا ہو اور دل میں تسکین اور گناہ وہ ہے جو دل اور سینے میں رڑ کے۔“

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص میں جو حق و باطل کی تمیز اور اپنے حقوق و فرائض کا شعور رکھا ہے انسان اس کو دبا کر ہی ظلم و تعدی کرتا ہے وگرنہ یہ اللہ کا پیام نہ ہر شخص کے اندر موجود ہے اور اس کی بنیاد پر ہر شخص مسئول ہے کہ اس نے عدل و انصاف پر زندگی گزاری ہے یا ظلم کرتا رہا ہے۔

8- ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بَحْجَتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ))

[صحیح بخاری]

”ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ”یقیناً میں ایک انسان ہوں اور لوگوں تم اپنے جھگڑے میرے پاس لے کر آتے ہو اور ہو سکتا ہے تمہارا کوئی دوسرے سے دلیل میں زیادہ ماہر ہو اور میں اس سے دلائل سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں (اور وہ جانتا ہو یعنی اس کا نفس گواہی دے کہ یہ اس کا حق نہیں ہے) تو وہ اپنے بھائی سے وہ چیز نہ لے کیونکہ ایسی صورت میں وہ آگ کا انگارہ اپنے حق میں مجھ سے لے کر جائے گا۔“

فضیلت قرآن مجید

کتاب ہدایت — نبی کی میراث

9- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ هَهُنَا وَمِيرَاثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسَمُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَهَبُوا وَانْصَرَفُوا وَقَالُوا مَا رَأَيْنَا شَيْئًا يُقْسَمُ رَأَيْنَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ قَالَ فَذَلِكَ مِيرَاثُ نَبِيِّكُمْ))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک دن بازار تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا کہ تم کو یہاں دیکھ رہا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی میراث مسجد میں بانٹی جا رہی ہے۔ لوگ فوراً مسجد میں گئے اور پھر واپس آ گئے اور آ کر کہنے لگے کہ ہم نے تو وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتے نہیں دیکھی وہاں پر تو کچھ لوگ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا یہی تو تمہارے نبی کی میراث ہے۔“

فائدہ: انبیاء کی میراث جو وہ چھوڑ کر جاتے ہیں وہ ہدایت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ انسانوں کو عطا فرماتے ہیں کیونکہ اصل دولت جس کی انسانیت محتاج ہے یہی دولت ہدایت ہے۔ اللہ کے رسول مادی وراثت نہیں چھوڑ کر جاتے اور نہ میراث پانے میں۔ وہ جو کتاب چھوڑ کر جاتے ہیں وہی ان کی وراثت ہوتی ہے۔ جو کوئی اس کتاب کا علم حاصل کرتا ہے اور عمل کرتا ہے وارث کہلانے کا حق دار ہے۔

جس کی فضیلت نبی اکرم ﷺ نے یوں فرمائی

10- ((عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَرَأَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قَرَأَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقَرَأَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحُ أَفْضَلُ مِنَ

الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ)) [رواہ

البیہقی فی شعب الایمان]

”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں قرآن مجید کا پڑھنا افضل ہے قرآن مجید کے نماز کے علاوہ پڑھنے سے اور قرآن مجید کا نماز کے علاوہ پڑھنا افضل ہے تسبیح و تکبیر پڑھنے یعنی ذکر و اذکار مسنونہ سے (کیونکہ وہ ذکر ہے) اور تسبیح و تکبیر صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ دینا روزہ رکھنے سے بہتر ہے اور روزہ کا معاملہ یہ ہے کہ وہ (آگ سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے۔“

فائدہ: اس نسبت و تناسب سے قرآن مجید کی فضیلت ہمارے دلوں میں پیدا ہونی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ یاد بھی کریں اور تلاوت بھی۔

11- ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذَكَرَنِي عَنْ مَسَالَتِي أُعْطِيَتْهُ أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ))

[سنن الترمذی و ضَعْفُهُ الْإِلْبَانِي]

”حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قرآن مجید کا پڑھنا اور میرا ذکر یعنی قرآن مشغول رکھے اس سے کہ مجھ سے مانگے تو میں اسے بہتر عطا کرتا ہوں بہ نسبت ان کے جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی تمام مخلوق پر ہے۔

فائدہ: ہر مسلمان پر قرآن مجید کا یہ حق بھی بنتا ہے کہ وہ اس کو پڑھنے، سمجھنے اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے میں زیادہ سے زیادہ وقت لگائے کیونکہ یہ کلام اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین ذکر بنا کر نازل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے دعا میں بھی اصل چیز

اللہ ہی کی معرفت مطلوب ہے اور یہ خوبی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہے کہ وہ تو ہے ہی الذکر اور تذکرہ۔ یہ مقولہ بھی ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام۔ بادشاہوں کا کلام تمام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے اور یہاں تو معاملہ حقیقی بادشاہ ارض و سماء کے کلام کا ہے جو واقعی افضل ترین کلام ہے۔ جتنی کوئی چیز قیمتی ہوتی ہی اس کی قدر بھی مطلوب ہوتی ہے۔ ہم اس محنت سے بچنے کے لئے ذکر اور اذکار اور دعاؤں کو رٹنے پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں۔ تھوڑی سی محنت کر کے اگر عربی سیکھ لیں تو جو لذت اس کلام میں ہے وہ کہاں سے مل سکتی ہے۔ اس کلام کی عظمت کا اندازہ اس سے بھی لگا لیجئے کہ اس کو پڑھنے پر اجر بھی ملتا ہے جو اور کسی کلام کا خاصہ نہیں ہے۔ یہ اتنا با عظمت اور پُر ہیبت کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”اگر ہم اسے کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو وہ بہاؤ دب جاتا اور ریزہ ریزہ ہو جاتا اور یہ مثال ہم اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ انسان غور و فکر کرے“ یعنی اس کلام کی عظمت اور قدر و قیمت کا اندازہ لگائے۔ اس کا ہر حرف اور کلمہ ایسا موزوں ہے کہ پوری انسانیت اس جیسی ایک سورۃ بلکہ ایک آیت بھی لانے سے عاجز ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت اور فضل ہے جو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کو عطا کیا ہے۔ کاش اللہ تعالیٰ کے کلام کی قدر ہمارے دلوں میں پیدا ہو اور ہم اس کو سمجھنے اور سیکھنے کی طرف راغب ہو سکیں اور اپنا بیشتر وقت اس کا علم حاصل کرنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے والے بن کر بہترین انسانوں کے زمرے میں آجائیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ”تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید کا علم سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔“

ہم نے تو اپنی زندگی کے اور ہی معیارات اور پیمانے بنا رکھے ہیں۔ دنیا کے لئے وقت بھی لگاتے ہیں اور وسائل بھی۔ جبکہ قرآن کو صرف برکت کے لئے بغیر سوچے سمجھے پڑھنے کو کافی سمجھتے ہیں۔ اور خود کو قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق بنا لیا ہے ((وَالَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَقَدْ لَعْنُوا مِنْهُمْ لَعْنًا)) ”اور جو انبیاء کے وارث بنا دیئے جاتے ہیں وہ خود اس کے بارے میں شک اور تردد میں پڑ جاتے ہیں۔“ جیسے آج امت مسلمہ اس کو رہنما اور ان کے اجتماعی معاملات میں عدل و قسط کا نظام دینے والا نہیں سمجھ رہی اور دوسرے

نظاموں میں اپنی بھلائی سمجھ رہی ہے اور ان کے ذریعہ ترقی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ جو اسے دن بدن ذلت و رسوائی میں آگے ہی آگے بڑھا رہے ہیں۔

12- ((عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ أُبَيْرِي قَالَ وَمَنْ ابْنُ أُبَيْرِي قَالَ مَوْلَى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَعْمَلْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَانَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ أَمَّا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ)) [صحیح مسلم]

”حضرت عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن عبد الحارثؓ نے مقام عسفان پر حضرت عمرؓ سے ملاقات کی اور حضرت عمرؓ انہیں مکہ پر عامل مقرر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے پوچھا آپ نے مکہ پر کس کو عامل مقرر کیا ہے اس پر عمرؓ نے فرمایا: ابن ابی ریحہ جو ہمارے مولیٰ ہیں تو حضرت نافع نے (حیرانگی سے) پوچھا کہ آپ نے مکہ والوں پر ایک آزاد کردہ غلام کو والی مقرر کر دیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب کا عالم ہے اور فرائض کا عالم ہے اور فرمایا: بے شک آپ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اب اس کتاب کے ذریعہ لوگوں کو سر بلندی عطا فرمائے گا اور اسی کی بنیاد پر گرائے گا۔“

فائدہ: یہ اسلام کا وہ پہلو ہے جس کی نبی اکرم ﷺ نے تعلیم بھی دی اور بالفعل اسے رائج بھی کیا کہ عزت کا معیار تقویٰ ہے کسی خاندان کا فرد ہونا نہیں اور انسان کی شرافت کا معیار حسب و نسب نہیں بلکہ کردار ہے۔ ہمارے ہاں بھی عزت کے پیمانے دنیاوی مال و دولت اور خاندانی وجاہت قرار پاتے ہیں۔ دین کے ساتھ وابستگی اور اللہ کی کتاب کے علم کو وقعت نہیں دی جاتی اور اس وجہ سے اس دنیا میں ذلت و خواری امت مسلمہ کے حصے میں آئی ہوئی ہے اور ہم نے عملاً اس کتاب کو چھوڑ رکھا ہے اور اسے صرف تلاوت کے لئے رکھ چھوڑا ہے اور عمل مغرب کے دیئے ہوئے نظام اور طریق پر کرتے ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو تمام انسانوں کے لئے ہدایت اور قول فیصل بنا کر نازل کیا ہے اور اب انسانیت کی کامیابی اس کتاب کے ماننے اور اس کے اصولوں پر عمل کرنے میں ہے۔ مسلمانوں نے جب تک اس کتاب کو امام بنائے رکھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی اور جب سے انہوں نے اس کی تعلیم و احکام کو چھوڑ کر انسانی خواہشات کی پیروی کی اور غیر اسلامی نظاموں کو رائج کیا تو دنیا میں ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن گئی۔ اگر اب بھی مسلمان اس کتاب کو رہنما بنالیں تو پھر سے عزت و حکمرانی انہیں نصیب ہو جائے گی، وگرنہ قیامت کے دن شدید ترین عذاب کی نوید ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے سنائی ہے جو اس کتاب پر پورا پورا عمل نہیں کرتے اور صرف نماز روزہ کو ہی دین بنائے ہوئے ہیں اور باقی معاملات میں اس کی دی ہوئی تعلیمات کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس کے لئے کوئی کوشش بھی نہیں کر رہے کہ اللہ کا دین غالب ہو اور قرآن و سنت کے تمام احکامات کے تحت پوری زندگی بسر ہو۔ اگر اہل ایمان اللہ کے پورے دین کو اختیار نہیں کرتے اور جزوی دین پر عمل کرنے کو اپنی کامیابی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غیظ و غضب بھڑکتا ہے۔ ایسے لوگوں کو دنیا میں ذلیل و رسوا کرنے اور قیامت میں شدید ترین عذاب میں جھونکنے کی سخت ترین وعید ہے۔

13- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ

يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يَعْلَمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ)) [سنن ابن ماجہ]

”حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صدقوں میں سے بہترین صدقہ یہ ہے کہ بندہ مسلم علم حاصل کرے اور پھر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔“

حضورؐ کی نصرت __ اخوت رسول اللہ ﷺ

14- ((عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِيَّتِي

لَقَيْتُ إِخْوَانِي قَالُوا أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ قَوْمٌ يُجِئُونَ مِنْ

بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِبِي إِيمَانِكُمْ وَيَصَدِّقُونِي تَصَدِّقُكُمْ وَيَنْصُرُونِي نَصَرَكُمْ قَلِيلَتِي لَقَيْتُ إِخْوَانِي)) [ابن ابی شیبہ فی مسندہ]

”حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش میری ملاقات ہو میرے بھائیوں سے۔ صحابہؓ نے عرض کی کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن میری مراد ان سے ہے جو لوگ تمہارے بعد آئیں گے۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں گے جیسے تم لائے ہو، وہ میری تصدیق کریں گے جیسے تم نے تصدیق کی۔ وہ میری مدد کریں گے جیسے تم نے مدد کی۔ کاش میری ملاقات ہو میرے بھائیوں سے۔“

فائدہ: ہمارے دور کے ایمان والوں کے لئے تو نبی اکرم ﷺ کی خصوصی بشارت بھی موجود ہے کہ یہ لوگ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

15- ((سَأَلَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ هَلْ مِنْ قَوْمٍ أَعْظَمُ مِنَّا أَجْرًا أَمَّا بَكَ وَاتَّبَعَاكَ قَالَ بَلْ قَوْمٌ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يَأْتِيهِمْ كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ لَوْحَيْنِ فَيُؤْمِنُونَ بِي وَيَعْمَلُونَ بِمَا فِيهِ أُولَئِكَ أَعْظَمُ مِنْكُمْ أَجْرًا))

[رواہ البخاری فی تاریخہ]

”اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا کوئی لوگ ہم سے بھی بڑھ کر اجر میں ہوں گے۔ ہم آپؐ پر ایمان لائے ہیں اور آپؐ کی پیروی کر رہے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ (اجر میں تم سے بھی بڑھ کر ہوں گے) جو تمہارے بعد میں آئیں گے۔ (یعنی انہوں نے نہ مجھے دیکھا ہو گا نہ آپؐ لوگوں کو) ان کے پاس کتاب (قرآن مجید) پہنچے گی دو گتوں کے درمیان پس وہ ایمان لائیں گے مجھ پر اور اس پر عمل کریں گے جو (کتاب اللہ میں) ہو گا۔ وہ لوگ تم سے اجر میں بڑھ کر ہوں گے۔“

عالم کی فضیلت عابد پر

16- ((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلَانِ أَحَدَهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةُ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتُ لَيَصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ))

[سنن الترمذی]

”حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم اس پر رسول اللہ نے فرمایا: عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔ پھر آپؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے آسمانوں اور زمینوں کے باسی یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں اور مچھلیاں سمندر میں اس شخص کے لئے دعا کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔“

17- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مِثْلِ ثَمَرِ شَجَرٍ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ ثَمَرِ شَجَرٍ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)) [صحيح مسلم]

”حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو کوئی ہدایت کی دعوت دیتا ہے (اور لوگ اس کی دعوت کو قبول کرتے ہیں) تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا اس دعوت قبول کرنے والوں کو اجر ملتا ہے اور ان دعوت قبول کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے (اور لوگ گمراہ ہو جائیں) تو اُس پر اتنا گناہ ہے جتنا ان گمراہی کو اختیار کرنے والوں پر اور ان کے گناہوں کے بوجھ میں سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

فائدہ: ہمارے دور کے ایمان والوں کے لئے تو نبی اکرم ﷺ کی خصوصی بشارت بھی موجود ہے کہ یہ لوگ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

18- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنِ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا مَا أَمَرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنِ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَشْرٍ مَا أَمَرَ بِهِ نَجَا)) [رواه الترمذی]

”حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے صحابہؓ تم ایسے وقت میں ہو کہ تم میں سے جس نے دین کے تقاضوں میں سے دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ ایک وقت آئے گا۔ جس میں کسی نے ۱۰/۱ پر بھی عمل کر لیا جس کا حکم دیا گیا ہے تو وہ نجات پا جائے گا۔“

19- ((عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرْفًا يَتْبَاهُونَ بِهِ وَإِنَّ بَهَاءَ أُمَّتِي وَشَرَفَهَا الْقُرْآنُ))

[رواه الطبرانی]

”حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز کا کوئی نہ کوئی شرف ہوتا ہے جس پر اسے ناز ہوتا ہے اور میری امت کی وجہ ناز و شرف قرآن مجید ہے۔“

فائدہ: دیکھا جائے تو یہ کتنی بڑی فضیلت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نوازا ہے کہ انہیں وہ چیز عطا کی ہے جو الہدیٰ اور دین الحق ہے جب کہ پہلی امتوں کو صرف کتاب اور میزان ہی عطا کی گئی جو صرف اُسی دور کے لئے ہدایت ہوتی تھی بعد میں اس میں تحریف بھی ہو جاتی تھی اور وہ ضائع ہو جاتی تھی۔ جب کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لئے ہدایت اور پھر تاقیام قیامت باقی رہنے والی ہدایت بنا کر نازل کیا اور اس کی حفاظت کا خود مدد لیا اور اس کا معین کردہ دین الحق پوری انسانیت کے لئے راہ اعتدال اور سواء السبیل بنا دیا تاکہ انسانیت ظلم و استحصا سے بچ سکے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حاملین الہدیٰ اور دین الحق ہی اس شرف و عطا سے بیگانے ہو گئے ہیں اور اس پر یقین سے تہی دست ہیں۔ آج کا انسان اپنے بنائے ہوئے نظام زندگی کے ہاتھوں کتنا مجبور ہے کہ خود کو نیشنلزم کے حصار میں قید کر چکا ہے اور باوجود انسان ہونے کے دوسرے انسانوں سے دشمنی

اور باہمی حسد اور بغض کی آگ میں جل رہا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن حکیم دنیا کی عظیم ترین نعمت ہے جو اس امت کو عطا کی گئی ہے اور اس پر امت مسلمہ کو بجا طور پر نازاں ہونا چاہئے اور ”قبذ الک فلیفرحوا“ کے مصداق اس پر شاداں و فرحاں ہونا چاہئے۔ مزید برآں اسے اپنا امام بناتے ہوئے اس کے عطا کردہ نظام عدل اجتماعی کی بنیاد پر ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہئے جو دنیا کے لئے مینارۂ نور ہو۔

کاش اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے حامل امتی اس قرآن مجید کے شرف کو اپنا شرف قرار دے لیں اور اس ہدایت اور نظام زندگی کو اختیار کر کے باقی تمام انسانیت کے لئے رہبر اور امام بن جائیں اور انہیں ظلم و استبداد کے اندھیروں سے نکال کر قرآن کی عطا کردہ عدل و انصاف کی روشن راہوں پر گامزن کر دیں۔

20- عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ سَالٍ اللَّهُ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ)) [رواه الترمذی]

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گزر ہوا ایک قاری پر سے کہ قرآن سنا رہا تھا پھر اس نے مانگا (یعنی دست سوال دراز کیا) تو اس پر حضرت عمرانؓ نے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھا اور پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو کوئی قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ اللہ سے سوال کرے (اس کا اجر اللہ سے مانگے) اس لئے کہ کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔“

فائدہ: یہ بات سمجھنے کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قاری اس شخص کو کہا جاتا تھا جو قرآن مجید کا عالم ہوتا تھا۔ آج کی طرح نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے قرآن مجید حفظ کرنے اور صرف تجوید کے قاعدوں کی پابندی کرنے والے قاری کہلاتے ہیں حالانکہ انہیں اس کے علم سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہوتی۔ آج امت جس حال میں ہے اس میں ایسے قاریوں کو بھی

بہت دخل ہے جن کے وعظ محض چندوں کے لئے ہوتے ہیں لہذا وہ اپنے حاضرین کے سامنے حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں اور اکثر و بیشتر صرف اولیاء اللہ کے واقعات دوسرے مسلکوں پر تنقید اور قرآن مجید میں سے صرف شان نزول سے متعلق روایات بیان کرنے پر مجبور ہیں۔ سامعین کے سامنے قرآن مجید کی دعوت اور اس پر عمل کرنے کے تقاضے بہت کم بیان ہوتے ہیں کہ کہیں سننے والے ناراض نہ ہو جائیں اور ان کی روزی بند نہ ہو جائے۔ پھر چندوں کی اپیل میں کبھی اس بات کا ذکر نہیں ہوگا کہ لوگو! حلال کی کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دو۔

قرآن تو علماء کی پیاس کے لئے سیرابی ہے اور فقہاء کے دلوں کے فصل کی بہار وہ صلحاء کے لئے ایک جادہ مستقیم ہے اور ارباب بحث و نظر کے لئے برہان قوی ہے وہ طالب علم کے لئے علم کا انمول خزانہ ہے اور ارباب حکومت کے واسطے ایک محکم دستور اساسی وہ اصحاب روایت کے لئے حدیث جان فزا ہے اور تشنگان تحقیق و جستجو کے لئے امید و رجاء کا سب سے بڑا سہارا ہے۔ قرآن کا اصل پیغام پہنچانا ہی علماء کی اصل ذمہ داری ہے نہ کہ اسے روزی کا ذریعہ بنانا۔

21- ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوا بِهِ وَلَا تَجْفُوا عَنْهُ وَلَا تَغْلُوا فِيهِ)) [مسند احمد]

”حضرت عبدالرحمن بن شبل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید کا علم حاصل کرو اور اس کو روزی کا ذریعہ نہ بناؤ اور نہ ہی روزی بڑھانے کا۔ اس سے بے رخی اختیار نہ کرو اور نہ ہی اس میں غلو کرو۔“

فائدہ: آج دیکھا جائے تو ہم نے قرآن مجید کی تعلیم کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ وہ روزی اور پیشے کا ذریعہ بن گیا ہے۔ حالانکہ اس علم کی ترویج مسلمانوں کی حکومت کا فرض ہے۔ لیکن ان کے فرض نہ ادا کرنے کی وجہ سے عام مسلمانوں کو قرآن مجید کے علوم کو جاری رکھنے کے

لئے اسے پیشہ کے طور پر اختیار کرنا پڑ رہا ہے اور اسے روزی کا ذریعہ بنانے کی مجبوری بن گئی ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ حکومت اس ذمہ داری کو لے اور لوگ صرف آخرت کی فلاح کے لئے ان علوم کو حاصل کر کے دوسروں تک پہنچانے کا ذریعہ بنائیں۔

علم قرآن کے ذریعے جنت کی نوید

22- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) [رواه الترمذی فی حدیث طویل]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنے کے لئے مسافت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھنے اور ایک دوسرے کو پڑھانے کے لئے بیٹھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اور جو کوئی عمل میں پیچھے رہ گیا اسے اس کا نسب آگے نہیں کر سکے گا۔“

فائدہ: اللہ کی ہدایت کو لوگوں تک پہنچانے کا اصل ذریعہ اب قرآن حکیم کو پڑھنا، اس کا علم حاصل کرنا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دینا ہی ہے اور جو شخص یہ کام کرتا ہے تو گویا وہ رسولوں کے راستے کو اختیار کرتا ہے۔ ختم نبوت کے بعد اب یہ ذمہ داری امت مسلمہ کی ہے اور اسی کے ذریعے رب کی رحمت حاصل ہوگی۔ اس معاملے کی اہمیت کے پیش نظر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((فصل العالم علی العابد کفصلی علی ادناکم)) یعنی کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ درجے کے انسان پر۔ دوسری اہم حقیقت آپ نے یہ واضح فرمائی کہ انسان کی نجات کا انحصار دینی فرائض کی بجا آوری پر ہے

اور اس میں اگر کوتاہی ہوئی تو کسی اونچے خاندان میں ہونے یا کسی کے ساتھ حسب و نسب کی نسبت انسان کو کامیاب نہ کرا سکے گی۔ یہ بات مسلمانوں کو معلوم ہونی چاہئے کہ صرف مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے یا کسی نبیؐ اور ولیؑ کی اولاد ہونے کے ذریعے سے نجات نہ ہوگی کیونکہ سید الانبیاءؐ آگاہ کر رہے ہیں کہ جو عمل میں پیچھے رہ گیا اس کا حسب و نسب اسے آگے نہ کر سکے گا۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن حساب کے وقت کوئی ایک دوسرے کے کام نہ آ سکے گا اور نہ ہی پل صراط سے گزرنے کے وقت وہاں پر تو ہر شخص کا اپنا کردار اور عمل جو ایمان کی بنیاد پر کیا گیا ہو کام آئے گا۔ ہاں بعد میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے متقین کو کنوئوں کی بنیاد پر اکٹھا کر دیں گے اور کم درجے والوں کو اعلیٰ درجے والے کے ساتھ ملا دیں گے۔

قرآن مجید تدبر کے بغیر پڑھنا ___ خیر سے محرومی

23- ((عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ وَلَا عِبَادَةٌ لَيْسَ فِيهَا فَهْمُ الْفَقِيهِ كُلِّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يَقْنُطِ النَّاسُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ مَنْ لَمْ يَوْمِنْهُمْ مَكْرَهُ وَلَمْ يَدْعُ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى مَا سِوَاهُ))

[مشکوہ اخر جہ رزین]

”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس قرآن مجید کے پڑھنے میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں تدبر نہ ہو۔ اور نہ ہی اس عبادت میں کوئی خیر ہے جس میں سوچنے والے کی سوچ بچار نہ ہو۔ فقیہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو نہ تو رحمت خداوندی سے مایوس ہونے دے اور نہ ہی اس کی پکڑ سے بے خوف کرے اور جو قرآن مجید سے بے رغبتی نہ کرے کسی اور چیز کی طرف توجہ کرے۔“

بہترین انسان ___ عالم قرآن و متعلم قرآن

24- ((عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) [متفق علیہ]

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے

بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

25- ((عَنْ سُفْيَانَ أَنَّهُ عَمَّرَ قَالَ لِكَعْبٍ مِّنْ أَرْبَابِ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ))

[سنن الدارمی]

”حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ صاحب علم کون ہیں اس پر انہوں نے کہا جو عمل کریں اس پر جو انہیں علم ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا علماء کے دل سے کوئی چیز علم کو نکال دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا لاچ۔“

فائدہ: آج اگر دیکھا جائے تو امت اسی لئے قرآن مجید کی ہدایت سے محروم ہے کہ اس کو صرف کتاب ثواب بنا رکھا ہے عمل کرنے کے لئے باقی علوم سیکھے جاتے ہیں قرآن مجید نہیں سیکھا جاتا اور نہ ہی سکھایا جاتا ہے۔ بعض حفاظ کرام کی پوری زندگی دوسروں کو حفظ کروانے میں گزر جاتی ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی نوبت نہیں آتی کیونکہ صرف ناظرہ پڑھ لینا ہی کافی سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی کوشش بھی کرتا ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائے تو بس صرف ناظرہ پڑھوا دیتا ہے۔ حالانکہ یہ ثواب نہیں ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہونے کی وجہ سے اتنا بابرکت ہے کہ ثواب بھی ملتا ہے۔ مقصد نزول ثواب نہیں بلکہ ہدایت ہے۔

☆ — ☆ — ☆

حصہ سوم

الصلوة والدعاء

قرآن مجید جس فرض کا احساس سب سے پہلے انسان کو کرواتا ہے وہ دوام نماز ہے کہ یہی یاد الہی کا جامع ترین ذریعہ ہے اور اسی حالت میں بندہ مومن اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ فرض نماز سے بندہ مومن کو مفر نہیں کہ اس کی فرضیت تو ظاہر و باہر ہے لیکن اس کے بارے میں آنحضور ﷺ نے جو ترغیب و تشویق دلائی ہے وہ بھی بہت اہم ہے۔ سو باتوں کی ایک بات تو آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے منہدم کر دیا، گویا اس نے دین کو گرا دیا۔ کیونکہ چھت بغیر ستونوں کے تو کھڑی رہ نہیں سکتی۔ چنانچہ اس کے مختلف پہلو جن کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے یعنی حفاظت، دوام، مقصدیت اور اوقات، ان کے بارے میں مندرجہ ذیل فرمودات رسول مقبول ﷺ قابل توجہ ہیں۔

26- ((عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) [صحیح مسلم]

”حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اللہ کے لئے دن رات میں بارہ رکعتیں نفلی نماز ادا کرے گا، فرض نمازوں کے علاوہ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں یا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔“

فائدہ: ایک دوسرے فرمان میں یوں بھی فرمایا کہ اس کے فرائض کی ادائیگی میں جو کوتاہی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان نفلی نمازوں کے ذریعہ اس کی تلافی کر دیں گے۔ یہ وہ بارہ رکعت نماز ہے جو آنحضور ﷺ مستقلاً ادا کرتے رہے ہیں، یعنی دو رکعت فجر کے ساتھ، چھ

رکعت نظر کے ساتھ دو رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء کے ساتھ۔

افضل ترین نفلی نماز

27- ((عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ مِنْ حَصِيرٍ فِي رَمْضَانَ فَصَلَّى فِيهَا لَيْلِي فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرِفْتُ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بَيوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا مَكْتُوبَةً))

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں اپنے لئے ایک ٹاٹ کا حجرہ بنوایا۔ آپ نے اس میں (تہجد) نماز پڑھی، کچھ راتیں۔ آپ کے صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور پھر آپ نے لوگوں کو فرمایا: میں نے تمہارا معاملہ جان لیا ہے۔ پس اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ ہر شخص کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔“

فائدہ: کیونکہ فرض نماز تو باجماعت ہونی چاہئے۔ تبھی اقامت صلوٰۃ کے احکام کا حق ادا ہوتا ہے اور اسی حکم کی اطاعت میں فرض نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ جس نماز کی اقامت کا حکم دیا جا رہا ہے وہ قائم ہو رہی ہے۔

28- ((عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدُّنُ فِيهِ)) [رواہ مسلم]

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ہدایت کے طریقوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز (فرض) اس مسجد میں ادا کی جائے جس میں اذان دی جاتی ہو۔“

29- عَنْ مُحَجَّنٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمُحَجَّنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَكُنْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)) [سنن نسائی]

”حضرت محجنؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو نماز کے لئے اذان دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے اٹھے اور واپس آئے تو محجنؓ وہیں بیٹھے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے نماز سے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے۔ اس نے عرض کی کیوں نہیں۔ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو آئے (اور نماز کی جماعت کھڑی ہو) تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو اگرچہ پہلے (اکیلے) نماز پڑھ چکے ہو۔“

اور ایک دفعہ فرمایا آپؐ نے کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ نماز دیر سے پڑھا کریں گے۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی کہ جناب میں اس وقت کیا کروں تو آپؐ نے فرمایا اپنی نماز وقت پر ادا کرو، البتہ پھر باجماعت نماز دوسروں کے ساتھ بھی ادا کرو۔

ارکان نماز کی ادائیگی اطمینان سے کرو

30- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الْبَتَّى بَعْدَهَا عَلِمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبَلِ الْقِبْلَةَ

فَكَبَّرَ ثُمَّ أَقْرَأَ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)) [صحيح بخاری]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی اور پھر آ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس نے پھر نماز ادا کی اور آ کر سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس شخص نے تیسری یا چوتھی بار عرض کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز ادا کرنا سکھا دیجئے۔ اس پر آپ نے فرمایا جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو وضو پوری طرح کرو پھر قبلہ رخ ہو اور تکبیر کہو پھر پڑھو جو قرآن مجید میں سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان ہو۔ پھر سراپا اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ میں جاؤ اور پورے اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر (سجدے سے) سراٹھا کر اطمینان سے بیٹھو پھر اسی طرح کا عمل (پوری) نماز میں کرو۔“

فائدہ: معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا۔

31- ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ)) [متفق عليه]

(وَلِلبَّخَارِيِّ) ((اَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي)) وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مِنْكَبَهُ بِمَنْكَبِ صَاحِبِهِ وَقَدَّمَهُ بِقَدَمِهِ))

”حضرت انس بن مالک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا اقامت نماز کا حصہ ہے اور بخاری شریف میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو بے شک میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں اور

(حضرت انس فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر کوئی اپنے کندھے اور قدم ایک دوسرے کے ساتھ چپکا لیتے تھے۔“

تحیۃ المسجد

32- ((عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ بْنِ الزُّرْقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رُبَيْعٍ نِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ)) [صحيح البخاری]

”حضرت عمرو بن سلیم الزرقی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

(یہ تحیۃ المسجد ہیں اور یہ نفل ان اوقات میں پڑھ لینے چاہئیں جن اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع نہ ہو۔)

بندہ مومن کا کپڑا ٹخنوں سے اوپر

33- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ)) [سنن ابی داؤد]

”حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اس حال میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کا تہ بند ٹخنوں سے نیچے تھا۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ وہ وضو کر کے آیا تو آپ نے پھر فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ وہ پھر آیا تو ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اسے وضو کرنے کو کہتے ہیں اور پھر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ نماز

پڑھ رہا تھا اور اس کا تہ بند لٹک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتے جس کا تہ بند (ٹخنوں سے نیچے) لٹک رہا ہو۔“

نماز واذان میں وقفہ

34- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ))

[صحیح بخاری]

”حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے پھر تیسری بار فرمایا جو پڑھنا چاہے۔ دونوں نمازوں سے مراد اذان و اقامت ہے۔

نماز شعور کے ساتھ

35- ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَا يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ وَلَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَتُذَوِّا الْمُؤْمِنِينَ)) [ابو داؤد، صحیح ابن خزیمہ]

”جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنی نماز میں کیا کہہ رہا ہے اور اپنی آوازوں کو بلند نہ کیا کرو اور مومنوں کو تکلیف نہ دیا کرو۔“

مسجد میں نماز آہستہ آواز سے پڑھنا

36- ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ فَكَشَفَ السُّتُورَ وَكَشَفَ وَقَالَ أَلَا كُلكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِنَنَّ بَعْضُكُمْ وَلَا

يُرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ))

[مسند احمد]

”ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ آپ نے اونچی آواز سے قرات سنی تو آپ نے جھروکے میں سے باہر آ کر فرمایا: آگاہ رہو تم میں سے ہر کوئی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے تو ایک دوسرے کو ایذا نہ دیا کرو اور ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کیا کرو قرات میں یا نماز میں۔“

فائدہ: جب مسجد میں نماز فرض یا سنن اور نوافل پڑھے جا رہے ہوں تو آواز اونچی کرنے سے دوسروں کی نماز یا قرات میں خلل واقع ہوتا ہے اس لئے ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا۔ رات کو اکیلے نماز ادا کرتے وقت قرات اتنی بلند آواز میں کرنی چاہئے کہ نماز پڑھنے والا خود سن سکے۔

سجدہ میں دعا کی اہمیت

37- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاكْثِرُوا الدُّعَاءَ)) [صحیح مسلم]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے قریب ترین ہوتا ہے، پس (سجدہ میں) دعا زیادہ کیا کرو۔“

فائدہ: (یاد رہے کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنا منع ہے۔ اس لئے غیر قرآنی دعائیں جو آپ سے ماثور ہیں وہ اختیار کرنی چاہئیں)۔ ہم تو بس تین تسبیحات پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ اکثر و بیشتر معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ بھی دعا ہے۔ نماز تو دعا رہی نہیں اس لئے تو ترجمہ یاد کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ بس دعا تو نماز کے بعد کی جاتی ہے۔

قبولیت دعا بندہ مسلم

38- ((عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٍ يَدْعُوا اللَّهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ إِذَا نَكَّثُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ))

[سنن الترمذی]

”حضرت جابر بن نفیرؓ سے مروی ہے کہ عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کرہ زمین پر جو بھی مسلم انسان اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پکار قبول فرماتے ہیں۔ قبولیت یوں ہوتی ہے کہ یا تو وہی دے دیا جاتا ہے یا اس کے برابر اس کی برائی دور کر دی جاتی ہے۔ (یا ایک دوسری روایت میں ہے کہ اسے آخرت کا ذخیرہ بنالیا جاتا ہے) جب تک وہ کوئی گناہ کی یا قطع رحمی کا سوال نہیں کرتا۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی کہ پھر ہمیں کثرت سے مانگنا چاہئے تو آپؐ نے فرمایا اللہ کے پاس بھی بہت فراخی ہے۔“

فائدہ: قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ ﴿ اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَا فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي ۖ ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ہر پکارنے والے کی پکار قبول کرتا ہوں جب بھی مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ مانگنے والا میری بات بھی مانے اور مجھ پر یقین بھی ہو کہ میں دینے والا ہوں۔ بندہ مسلم سے مراد ایسا انسان ہے جو واقعی اس کا فرماں بردار ہو۔

یقین کی کیفیت کے بارے میں ایک حدیث قدسی میں آیا ہے کہ:

39- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ طَرَفِ عِبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرْنِي فَإِنْ ذَكَرْنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرْنِي فِي مَلَا ذَكَرْتُهُ فِي مَلَا خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِي أَتَيْتُهُ هَرُوكَةً)) [صحيح بخاری]

”حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے

بندے کے ساتھ ویسا معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ مجھے گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے یاد رکھتا ہوں اور اگر وہ کسی محفل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس محفل سے بہتر محفل میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ میرا بندہ میری طرف بالشت آتا ہے تو میں ایک ہاتھ بھر آگے آتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھر میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ بھر۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

فائدہ: بندہ عاصی کے لئے کتنی بڑی نوید ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ ہم اس کی طرف رجوع ہی نہیں کرتے اور اس کی یاد کا اہتمام نہیں کرتے۔

40- ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لَا نَظَرَ إِلَيْهِ فَكَلِمًا اسْتَنْبَتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) [سنن الترمذی]

”حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ میں بھی آپؐ کو دیکھنے کے لئے آیا۔ پس جب میں نے آپؐ کے چہرہ انور کو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا اور آپؐ نے جو پہلی بات فرمائی وہ تھی کہ اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ (عام کرو) کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے مدینہ والوں کو جو تین کاموں کی پہلی بارتا کید فرمائی۔ اب

مسلمانوں کی اکثریت اس سے محروم ہے۔ سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جاتا ہے کیونکہ اکثر کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ مخاطب مسلم ہے کہ عیسائی کیونکہ شکل و صورت تو ان جیسی اختیار کی ہوئی ہے۔ دوسرے آپس میں دینی اخوت ہی نہیں رہی کہ کسی کے بھوکے ہونے کا احساس ہو۔ تیسرے نماز تہجد تو دور کی بات ہے اب تو فرض نماز کے بغیر بھی اسلام کو مکمل سمجھا جاتا ہے حالانکہ بندہ مسلم اور کافر میں فرق کرنے والی تو نماز ہے۔

☆ — ☆ — ☆

حصہ چہارم

صوم

41- ((عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَضِبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضِبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطُرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ احْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ احْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)) [صحيح مسلم]

”حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا آپ کتنے روزے رکھتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے غصہ کا اظہار فرمایا۔ جب حضرت عمرؓ نے آنحضور ﷺ کے غصے کو محسوس کیا تو وہ پکارا اٹھے۔ ہم اللہ کو رب مان کر، رسول اللہ کو نبی مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہیں۔ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے۔ حضرت عمرؓ اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کا غصہ فرو ہو گیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ اس شخص کا کیا معاملہ ہے جو ہمیشہ روزے رکھے۔ آنحضورؐ نے

فرمایا اس نے تو گویا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ حضرت عمرؓ نے پھر عرض کی اس شخص کا کیا معاملہ ہے جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اس کے بارے میں کیا فرمان ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ آپؐ نے فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے پھر سوال کیا کہ اس کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے۔ آپؐ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ مجھے اس کی طاقت دے دی جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین روزے ہر مہینے اور رمضان کے روزے یہ گویا سب دنوں کے روزوں کے برابر ہیں۔ عرفہ کے روزہ کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ وہ کفارہ بن جاتا ہے ایک سال پہلے کے (صغیرہ) گناہوں کا اور ایک آئندہ سال کے (صغیرہ) گناہوں کا۔ اور عاشورہ کا روزہ کفارہ بن جاتا ہے گزرے ہوئے سال کے (صغیرہ) گناہوں کا۔

فائدہ: نماز کی سنت مؤکدہ کا تو مسلمانوں کو بڑا احساس ہے لیکن روزوں کے بارے میں نہ علماء ترغیب دلاتے ہیں اور نہ خود رکھتے ہیں حالانکہ یہ بھی سنت مؤکدہ ہیں۔

42- ((عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ)) [سنن النسائي]

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایام بیض کے روزے نہ چھوڑتے تھے خواہ حضر میں ہوں یا سفر میں۔“

43- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لِيلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ)) [صحیح مسلم]

”حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جمعرات کی رات کو قیام کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص نہ کرو سوائے اس کے کہ دوسرے روزوں کے ساتھ آ رہا ہو۔“

حصہ پنجم

درود و سلام

44- ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) [سنن الترمذی]

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ اور آپؐ نے فرمایا جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے (میرے لئے رحمت و سلامتی کی دعا کرتا ہے) اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس پر اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

فائدہ: یہ کتنا بڑا اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کاش اس کو ہم دعا اور ذکر بنالیں۔

45- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذِكْرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى وَرَعِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ أُنْسِلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَعِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ)) [سنن الترمذی]

”حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے کہ اس کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آئے اور گزر جائے اس سے پہلے کہ وہ بخش نہ دیا جائے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اپنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں کا بڑھاپا پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کروادیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ اس بددعا سے ہر مسلمان کو بچائے۔ اب تو مسلمانوں کو بخشش کی کوئی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ بس دنیا کی زندگی ہی اصل محبوب ہے۔

صدقات و حج

46- ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ)) [صحيح البخارى]

”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں کون ہے جسے اپنے ورثہ کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم میں سے کوئی نہیں ہے جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کا مال وہ ہے جو وہ آگے بھیج دے اور جو وہ پیچھے چھوڑتا ہے وہ تو اس کے وارثوں کا مال ہے۔“

فائدہ: اب تو یہی حاصل زندگی ہے کہ کتنے پلاٹ لے لئے ہیں اور بچوں کے لئے کتنا جمع کر لیا ہے اور اسے ہی اثاثہ سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اپنی آخرت کی تو کوئی پروا ہی نہیں کیونکہ امت مرحومہ میں جو پیدا ہو گئے ہیں۔ حالانکہ امتیوں کو ہی فرمایا جا رہا ہے۔

47- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابَّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)) [صحيح بخارى]

”آپ نے فرمایا: قیامت کے دن سات قسم کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ سایہ نصیب کرے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس سایہ نہ ہوگا۔ (۱) عادل حکمران (۲) نوجوان عبادت گزار

(۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے (۴) دو انسان جو آپس میں محبت اور نفرت صرف اللہ کے لئے کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جسے خاندانی خوبصورت عورت برائی کی دعوت دے لیکن وہ اللہ سے ڈر جائے۔ (۶) وہ شخص جو صدقہ اس طرح کرے کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہ جان سکے۔ (۷) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کے آنسو بہہ نکلیں۔“

48- ((عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهَلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْمِ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمُسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحْمِلُ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَكَ الْمُسْأَلَةُ فَسَالَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمَسِّكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَاجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَحَلَّتْ لَكَ الْمُسْأَلَةُ فَسَالَ حَتَّى يُصِيبَ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةَ مِنْ ذَوِي الْحِجَبِ مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا الْفَاقَةَ فَحَلَّتْ لَكَ الْمُسْأَلَةُ فَسَالَ حَتَّى يُصِيبَ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمَسِّكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمُسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَحَتْ يَا كُلُّهَا صَاحِبُهَا سَحَتْ))

”حضرت قبیصہ بن مخارق الہلالی بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر ایک ضمانت پڑ گئی تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! انتظار کرو یہاں تک کہ ہمارے پاس کوئی صدقہ کا مال آئے تو ہم آپ کو اس سے دلا دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قبیصہ سوال کرنا جائز نہیں ہے مگر تین قسم کے (لوگوں) کے لئے۔ ایک وہ شخص جس پر ضمانت پڑ جائے تو وہ مانگ سکتا ہے تاکہ وہ رقم پوری ہو جائے تو وہ رک جائے دوسرے وہ جس پر کوئی آفت پڑ جائے اور اس کا سرمایہ ختم ہو جائے تو وہ سوال کر لے یہاں تک کہ اس کی روزی کا سامان ہو جائے یا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہو یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین آدمی گواہی دیں تو وہ بھی روزی حاصل کرنے کے لئے سوال کر سکتا ہے اس کے سوا جو مانگ کر کھاتا ہے اے قبیصہ! وہ حرام

کھاتا ہے۔“

فائدہ: اگر یہ احساس نہیں ہے تو صرف مسلمانوں میں۔ باقی اقوام تو عزت نفس کا پاس کرتی ہیں لیکن مسلمان بھکاری بن چکا ہے چاہے فرد ہو یا قوم۔ یہ تو مانگ کر کھانے کو شرف سمجھتے ہیں۔

49- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُ لِحَالِفًا عَلَيْهِنَّ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا وَلَا يَعْفُوا عَبْدٌ عَنْ مُظْلَمَةٍ يَتَّبِعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ))

[مسند احمد]

”حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور میں اس پر قسم اٹھاتا ہوں کہ:

(۱) صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔

(۲) بندہ مظلوم اگر اللہ کی رضا کے لئے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا کرتے ہیں یا فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے۔

(۳) جب کوئی شخص سوال کرنا شروع کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔“

فائدہ: اس وجہ سے پوری مسلم دنیا فقری کی زندگی گزار رہی ہے کیونکہ انہیں تو چند دنوں کی عیاشی چاہئے، خواہ عزت نفس کا دھیلہ نہ رہے اور یہ بھی اس لئے ہے کہ امت شرف انسانیت کو بھول چکی ہے۔

50- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مَلَكَ زَادًا

وَرَأِحَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحْجْ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾)) [سنن الترمذی]

”حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زادراہ اور سواری ہو بیت اللہ تک پہنچانے کے لئے اور وہ پھر بھی حج نہ کرے تو اس کے لئے کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا عیسائی۔ اور یہ اس بنیاد پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جس کو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔“

51- ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) [صحيح بخاری]

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمرہ سے عمرہ تک کفارہ بن جاتا ہے گناہوں کی بخشش کا اور حج مقبول کی جزاء تو جنت ہے۔“

52- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرَأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))

[سنن النسائی]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھوں، بچوں، ضعیف اور عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔“

☆ — ☆ — ☆

متفرقات

53- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حُبِّبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُبِّبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جہنم ڈھانپ دی گئی ہے من پسند چیزوں سے اور جنت ڈھانپ دی گئی ہے غیر پسندیدہ چیزوں سے۔“

فائدہ: دوزخ کو جو راستہ جاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے اتنی دلکش دنیاوی خواہشات رکھ دی ہیں کہ انسان انہیں کا رسیا ہو جاتا ہے جو اسے دوزخ تک پہنچا دیتی ہیں۔ وہ اپنے نفس کی خواہشات اور دنیا کی زیب و زینت کو ہی زندگی سمجھ بیٹھتا ہے اور ان میں اتنا لگن ہوتا ہے کہ آخرت کا خوف اور محاسبہ اس کی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں کتنا واضح کیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی تمہیں دنیا میں عطا کیا جاتا ہے یہ صرف چند دن برتنے کا سامان ہے یہ ساتھ دینے والا اور باقی رہنے والا نہیں ہے۔ اور یہ دھوکے کا سامان ہے۔ لیکن نادان انسان اس پر اتنا فریفتہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے اتنا متکبر اور شنی خورہ ہو جاتا ہے کہ اپنی آخرت تباہ کر بیٹھتا ہے۔

اور جنت کے راستے میں اللہ تعالیٰ نے اتنی دشواریاں اور ناپسندیدہ چیزیں رکھ دی ہیں کہ انسان ان کو اختیار کرنے سے گھبرا جاتا ہے حالانکہ یہ مشکلات ہی اصل میں کشادگی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ انسان جب تک زندگی کے امتحانات سر نہیں کرتا اعلیٰ مرتبہ نہیں حاصل کرتا اور اگر ان امتحانات سے گھبرا کر بیٹھ جائے تو اعلیٰ مراتب سے محروم رہتا ہے۔ یہی معاملہ جنت کو حاصل کرنے کا ہے۔ اصل ایمان بالآخرہ ہی انسان کو صبر کے مراحل طے کرنے کی ہمت عطا کرتا ہے اور جنت کی رعنائی اس کے حوصلے کو بڑھاتی ہے کہ وہ ان مشکلات میں ثابت قدمی اختیار کر کے جنت تک پہنچ جاتا ہے۔ اصل قدر بھی اسی نعمت کی ہوتی ہے جو تک و دو کے بعد حاصل کی جائے ورنہ آسانی سے مل جانے والی نعمت جلد زائل ہو جاتی ہے اور

اس کی قدر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جنت جیسی نعمت کو صبر و شکر اور امانت سے متعلق کر دیا ہے۔

54- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الَّذِي يَسْجُنُ الْمُؤْمِنَ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔“

فائدہ: قید خانہ وہ جگہ ہے جہاں انسان کو پابندی کی زندگی گزارنی پڑتی ہے اور بندہ مومن جب تسلیم کر لیتا ہے کہ میرا مالک اللہ ہے تو گویا اس نے خود پابندی اختیار کر لی اور گویا مالک کی غلامی کا قلابہ اپنی گردن میں ڈال لیا۔ اب اسے واقعی اپنی خواہشات اور پسند کو مالک کے حکم کا پابند کرنا چاہئے یہ تقاضہ ہے اللہ کو مالک ماننے اور ایمان باللہ کا۔ ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کے مالک ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے اور پھر اپنی مرضی کی زندگی گزارتا ہے تو اس نے دنیا کو جنت قرار دے لیا ہے جو کافر کا طرز عمل ہے کیونکہ کافر اپنا کوئی مالک نہیں مانتا اس لئے من چاہی زندگی گزارتا ہے اور جنت کی زندگی یہی ہے جہاں پر انسان کی من پسند زندگی اسے مل جائے گی۔ ایمان اور کفر کا بالفعل یہی فرق ہے جو آخرت میں کامیابی اور ناکامی کا معیار ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو کامیابی کا لازم قرار دیا گیا ہے۔ اور بغیر تقویٰ کے کامیابی کی کہیں کوئی ضمانت نہیں دی گئی۔ جو شخص ایمان لا کر اپنے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی نہیں کرتا تو گویا وہ بدعہد ہے اور یہی حقیقت ہے جیسے رسول ﷺ نے اپنے فرمان میں بیان فرمایا ہے کہ ((لَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ)) ”اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو عہد کی پاسداری نہیں کرتا“ گویا شہادت لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ایک عہد ہے جو انسان خود اختیار کرتا ہے اور پھر اس کی پاسداری اس کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ جو یہ ذمہ داری پوری کرتا ہے آخرت میں من چاہی زندگی پا لے گا اور جس نے یہ پابندی اختیار نہ کی اسے وہاں اس جیل کا پابند کر دیا جائے گا جو جہنم کے

نام سے موسوم ہے۔

55- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ ((لَا تَغْضَبُ فَرْدًا مَرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبُ ۝ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

[صحیح بخاری]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ غصہ میں نہ آؤ اور کئی بار یہی کہتے رہے کہ غصہ نہ کرو، اور ایک دوسری روایت میں جو انہی سے مروی ہے آپ نے فرمایا بہادر وہ نہیں جو ہر ایک کو پچھا ڈے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔“

فائدہ: غصہ انسان کی عقل (یعنی اسے اللہ کی مرضی میں باندھنے والی چیز) کو مفلوج کر دیتا ہے اور پھر انسان حدود اللہ سے باہر ہو جاتا ہے اور اکثر و بیشتر اختیار کو اپنے ہاتھ میں لے کر ظلم کی روش اختیار کر لیتا ہے۔ یہ غصہ کی آگ ہی تو ہے جو حلم، سنجیدگی اور ضبط نفس کو جلا کر رکھ دیتی ہے اور انسان شتر بے مہار ہو جاتا ہے جو اس کی عاقبت کو برباد کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر ایمان بالاخرہ دل کا یقین بن جائے تو تبھی انسان غصہ پر قابو پا سکتا ہے اور آخرت میں صلہ اسے صبر کرنے اور اپنے نفس پر قابو رکھنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی بیان کیا ہے کہ وہ شخص جو غصہ نکالنے کا اختیار بھی رکھتا ہے اور پھر قابو پالے تو آخرت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو جمادیں گے جب قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے دنیا میں ثابت قدمی کا ثبوت دیا اور اپنے آپ کو اللہ کی حدود میں رکھ کر اپنے ایمان کا مظاہرہ کیا۔ اسلام کسی شخص کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لے کر فوراً بدلہ لے لے۔ وہ تو اجتماعی معاملات میں اسے قانون کا پابند بناتا ہے کہ بدلہ لینے کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے اور اجتماعی نظام کے ذریعہ اپنا بدلہ لے یا پھر آخرت کے بدلے کی خاطر اسے پی جائے اور اجر عظیم پالے اور حظ عظیم کے مرتبے پر فائز ہو جائے۔

56- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غَنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ [رواہ رزین]

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا غم آخرت کا غم بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں (اس دنیا سے) غناء پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے معاملات کو سمیٹ دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جس شخص کا غم دنیا بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فقر لکھ دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے معاملات کو بکھیر دیتے ہیں اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔

فائدہ: انسان کو جتنی بھی دنیا مل جائے کبھی مطمئن نہیں ہوتا بلکہ اس کی تمنائیں اور خواہشیں اور بڑھ جاتی ہیں۔ اس کا گھر بھرا ہوتا ہے لیکن وہ فقیر ہوتا ہے اور جو شخص خلوص قلب سے اللہ کی طرف بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل رحمت و محبت سے اس کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور ہر چیز کو اسے جلد پہنچا دیتے ہیں۔

57- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاصَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ [رواہ مسلم]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں خیرات کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور معاف کرنے پر اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور جب کوئی شخص تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی شان اور بڑھادیتے ہیں۔

58- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ [رواہ ابو داؤد]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ گویں نے فرماتے ہوئے سنا کہ مومن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور رات بھر قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

59- عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَّانَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ - [اخرجه المالك]

حضرت زید بن طلحہ بن رکانہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا بے شک ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور دین اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔

60- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ اسْتِحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ يَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَيَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبَلَاءَ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَآثَرَ الْآخِرَةِ عَلَى الْأُولَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ -

[اخرجه الترمذی]

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے حیاء کرو جیسے حیاء کا حق ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کی ہم اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں اے اللہ کے رسول اور اس پر اللہ کا شکر ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیاء کا حق یہ ہے کہ سر اور اس کے متعلقات کی حفاظت کی جائے (یعنی آنکھ، کان اور زبان کا حیاء) اور پیٹ اور اس کے تقاضے (یعنی اکل حلال اور شہوت پر کٹرول میں حیاء) اور یاد رکھنا موت اور آزمائش کا اور آخرت کی (فلاح) خاطر دنیا کی زینت کو ترک کر دینا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا پس جس نے یہ کر لیا تو اس نے گویا حیاء کا حق ادا کر دیا۔

61- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمٌ

الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلُ فَلَاوَلُ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طُؤُ الصُّحُفِ وَجَاءَ وَاسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهْجِرِ كَمَثَلِ الذِّدْيِ يَهْدِي بُدْنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي بِقَرَّةٍ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الْبَيْضَةَ [متفق عليه، نسائي وابن ماجه]

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جب جمعہ المبارک کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر آ جاتے ہیں اور لوگوں کی حاضری کا اندراج ان کی آمد کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں پھر جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو وہ اپنے دفتر بند کر دیتے ہیں اور وعظ سننے لگ جاتے ہیں۔ جو کوئی اول وقت میں آتا ہے وہی بڑا درجہ پاتا ہے۔ پہلی گھڑی میں پہنچنے والے اتنا اجر پاتے ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی دے پھر دوسرے نمبر پر گائے کی قربانی کے برابر اجر ملتا ہے۔ تیسرے درجہ میں مینڈھے کی قربانی اور پھر مرغی کی قربانی اور پھر انڈے کے صدقہ کے برابر۔ گویا فضیلت جمعہ سے وہ شخص محروم رہتا ہے جو امام کے وعظ شروع کرنے کے بعد آتا ہے۔

62- عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ الْخَطَايَا وَالدُّنُوبُ [رواه ابن ماجه]

فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں امن میں ہوں اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے علیحدہ ہو جائے۔

63- عَنْ أَبِي ذَرْدَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةً وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئْهُ وَمَا

أَخْطَاہُ لَمْ یَكُنْ یُصِیْبُهُ - [رواہ احمد و اطبرانی]

حضرت ابو درداءؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہر چیز کی کوئی حقیقت ہوتی ہے اور کوئی انسان ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتا جب تک وہ جان نہ لے کہ جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ خطا ہونے والا نہ تھا اور جو کچھ اسے نہیں ملا وہ اسے ملنے والا نہ تھا۔

64- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ تَكَرَّرَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ - [رواہ البخاری و المسلم و الترمذی و النسائی]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں جس میں ہوں تو اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ محبوب ہوں ان کے سوا ہر کسی سے۔ جو کوئی کسی انسان سے محبت کرے اور اس کی محبت صرف اللہ کے لئے ہو اور جسے کفر میں لوٹ جانا اتنا ہی ناپسند ہو جتنا کسی کو آگ میں ڈال دینا جب کہ اللہ نے اسے کفر سے نکال لیا ہے۔

تنظیم اسلامی کا پیغام

نظام خلافت کا قیام



تنظیمِ اسلامی

مروجہ مفہوم کے اعتبار سے

نہ کوئی سیاسی جماعت نہ مذہبی فرقہ

بلکہ ایک اصولی

اسلامی انقلابی جماعت

ہے جو اولاً پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں

دینِ حق

یعنی اسلام کو غالب یا بالفاظ دیگر

نظام خلافت

کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہے!

امیر: حافظ عاکف سعید

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

کے قیام کا مقصد

منبعِ ایمان اور سرچشمہ یقین

قرآن حکیم

کے علم و حکمت کی

وسیع پیمانی اور اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر و اشاعت ہے

تاکہ امتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدیدِ ایمان کی ایک عمومی تحریک پلہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی نشاۃ ثانیہ - اور - غلبہٴ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ